احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 25 مئی 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

DAILY ALFAZL

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 25 مئی 2012ء 3 رجب 1433 ہجری 25 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 121

فتنوں کے بعد

ہندوستان کے ایک خدا رسیدہ بزرگ نعمت اللہ ولیؒ (زمانہ 560ھ) نے آنے والے موعود کی پیشگوئی کرتے ہوئے اشعار میں فرمایا:

ہندوستان میں اور اس کے کناروں میں بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے اور جنگ اور ظلم ہوگا۔ امیر غریب اور فقیر امیر ہو جائے گا۔ ہندوستان کی پہلی بادشاہی جاتی رہے گی اور نیا سکہ چلے گا۔ تب مہدی اور عیسیٰ آئے گا۔

(اربعین فی احوال المہدیین۔ مطبوعہ 1268ھ)

خدا کرے ہم بھی ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والے اور نسلوں کو جماعت کے ساتھ جوڑنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل نے کروڑوں کے دل حضرت مسیح موعود کی طرف پھیر دیئے ہیں

مولا کریم کی تائید ونصرت سے متعلق رفقاء حضرت مسیح موعود کی ایمان افروز روایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب فرمودہ 20 مئی 2012ء برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ ہالینڈ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ مورخہ 20 مئی 2012ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ کا اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی LIVE نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق پونے چھ بجے ہوگیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا جس میں رفقاء حضرت مسیح موعود کی ایمان افروز روایات اور واقعات سنائے جن میں تائید ونصرت الٰہی، صداقت حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ سے وابستگی کی برکات بیان کی گئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آغاز میں حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس پیش فرمایا۔ کہ ہزار ہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزار ہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزار ہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ ان کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا۔ جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔ غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزار ہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائید الٰہی ہوتی ہے۔

اس پُر معارف اقتباس کے پیش کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں، بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جہاں ان لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ ان نشانات کے واقعات ہوتے ہیں وہاں دوسروں کے لئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت میں آج کے واقعات بیان نہیں کروں گا، وہ واقعات بیان نہیں کروں گا۔ جو حضرت مسیح موعود کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ آج بھی ہو رہے ہیں بلکہ اس زمانے میں اور لوگوں میں میں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود سے براہ راست فیض پایا اور وہ زمانہ دیکھا۔ کیسے کیسے انہوں نے نشان دیکھے، حضرت مسیح موعود کے الفاظ پر ان کو کس طرح یقین تھا۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی، مخالفین سے واسطہ پڑا تو ان پڑھوں نے بھی ایسے ایسے جواب دیئے کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ان کے ساتھ شامل ہے اور پھر یہ تائید ونصرت ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی تھی۔

فرمایا جو پہلی روایت میں نے رفقاء کی لی ہے وہ حضرت محمد حسین صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب کی ہے۔ 1902ء کی اس روایت میں حضرت محمد حسین صاحب فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود بیت میں تشریف فرما ہوئے میرے والد صاحب نے بتاشے پیش کئے اور عرض کی کہ مقدمہ میں فتح کی خوشی میں یہ لایا ہوں۔ حضور خوش ہوئے اور بیت میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا۔ عرض کیا جب تک حضور نہ کھائیں گے میں تقسیم نہ کروں گا۔ حضور مسکرائے اور کچھ کھانے کے بعد نصف کے قریب اندر بھجوا دیئے اور باقی بیت میں تقسیم فرما دیئے۔ ان کی دعوت الی اللہ کے حوالے سے حضور نے لمبی روایت پیش فرمائی۔

اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحب روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھا کہ میرے علاقہ کے آبائی پیر بگڑ گئے اور کہا کہ ہم اس کے سارے کام بند کر دیں گے۔ حضور کی طرف سے جواب آیا کہ یہ لوگ خود تباہ ہوں گے تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے

باقی صفحہ 2 پر

جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وخطابات

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی کیم تا 3 جون 2012ء منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ حضور انور کے خطبات جمعہ اور خطابات پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں Live نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

25 مئی اور کیم جون 2012ء کے خطبات جمعہ حسب معمول 5 بجے شام نشر ہوں گے۔ جبکہ کیم جون کو لائیو نشریات کا آغاز 4 بجے سہ پہر سے ہوگا۔

پرچم کشائی

کیم جون کو خطبہ جمعہ سے قبل 4:45 بجے شام پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوگی۔

لجنہ سے خطاب

مورخہ 2 جون کو حضور انور کا لجنہ اماء اللہ جرمنی سے خطاب 5 بجے شام نشر ہوگا۔

اختتامی خطاب

مورخہ 3 جون کو حضور انور کا اختتامی خطاب 7 بجے رات شروع ہوگا۔

ان کے علاوہ کیم جون کو 6 بجے شام تا 12 بجے رات، 2 جون کو دوپہر 12:30 بجے تا 5 بجے شام نیز 6 بجے شام تا 12:30 بجے رات اور 3 جون کو 12:30 بجے دوپہر تا 7:00 بجے شام مختلف تقاریر انٹرویو اور پروگرام Live نشر کئے جائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر ایم ٹی اے پاکستان)

بقیہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ 1

فضل ہوئے اور اس پیر کی نسل بند ہوگئی اور خود نابینا ہوگیا۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فرماتے ہیں ہر تکلیف میں جہاں کوئی کام نہ آیا وہاں صرف اللہ تعالیٰ ہی کام آتا رہا اور میرے سب کام اس کے فضل و کرم سے ہوئے۔ بڑے بڑے ابتلاء آئے اور آسانی سے گزر گئے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ میری دعائیں سنیں۔ دشمن ہمیشہ ناکام ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کا الہام پورا ہوا کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ، آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

حضرت حافظ جمال احمد صاحب حضرت سرور شاہ صاحب کی روایت بیان فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود کی بغرض تحقیق سب کتابیں پڑھیں اور مجھ پر صداقت کھل گئی۔ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ حضور اجازت دیں تو میں اپنے ایمان کو مخفی رکھوں۔ حضرت صاحب نے جواب میں لکھا کہ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ سچائی کو چھپائے بلکہ مومن پر جب کوئی سچائی کھل جاتی ہے تو وہ اس کو دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو اپنا ایمان چھپانے کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے جمعہ کے دن خطبہ کے بعد حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے متعلق اپنی تحقیق بیان کی اور کہا کہ مجھ پر ان کی سچائی کھل گئی ہے اور میں نے ان کو قبول کرلیا ہے۔ اس پر ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا اور قسم کھا کر حضرت اقدس کے خلاف بیان کیا۔ دوسرے شخص نے کہا کہ اس بوڑھے شخص نے جو کہا ہے غلط کہا ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ جب پہلی دفعہ طاعون کی وبا پڑی اور ہمارے گاؤں میں بھی چوہے مرنے لگے تو غیر از جماعت کہنے لگے کہ اگر کوئی مرزائی طاعون کی وبا سے مرے تو ان کی کوئی شخص قبر نہ کھودے اور نہ ہی کفن دفن میں مدد کرے۔ میں نے حضرت مسیح موعود کو خط لکھا اور دعا کی درخواست کی۔ پھر میں نے خواب دیکھا اور گاؤں میں جب تک طاعون کا سلسلہ جاری رہا غیر احمدی ہلاک ہوتے رہے۔ لیکن حضرت اقدس کی برکت سے ہمارے گھر میں ایک چوہا تک بھی نہ مرا۔ اس کے بعد بعض آدمی ہمارے گھر میں آکر ہم سے دعا کی درخواست کرتے اور پانی دم کرانے کے لئے کہتے اور طاعون کے ڈر سے کہتے کہ ہم مرزا صاحب کو برا نہیں کہیں گے اس لئے ہمارے لئے دعا کرنا۔

حضرت میاں عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ امرتسر کا واقعہ ہے کہ ایک پہلوان نے مجھے میرے مکان سے بلا کر حضرت اقدس کی بہت توہین کی۔ اسی رات کو وہ اپنے مکان کی چھت سے نیچے گرا اور مر گیا اور اس کی لاش میں کیڑے پڑ گئے۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمیں افریقہ رہتے رہتے چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ وہاں ایک خطرناک پیٹ کی بیماری پھوٹ پڑی اور اس بیماری سے لوگ مرنے لگے۔ اسی بیماری میں ایک احمدی بھی مبتلا ہوگئے اور حضرت مسیح موعود کی برکت سے ان کو صحت ہوگئی۔

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر بیان کرتے ہیں۔ حضرت صاحب شام کی نماز پڑھ کر بیت میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضور کو دبایا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدس کی آنکھیں بند تھیں ایک اور لڑکا جلال بھی دبا رہا تھا۔ یک دم حضرت صاحب نے جو آنکھ کھولی تو فرمایا کہ محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا اور جلال اس کے گھوڑے کو چارا ڈالا کرے گا۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ یہ غریب آدمی ڈپٹی کمشنر بن جائے گا اور دوسرا امیر لڑکا اس کے گھوڑے کو چارا ڈالا کرے گا۔ اس لمبی روایت کے مطابق آخر حضرت مسیح موعود کے یہ بابرکت الفاظ من وعن پورے ہوئے اور محمد حسین کمشنر بن گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت، معجزات اور صداقت حضرت مسیح موعود سے متعلق متعدد دلچسپ اور ایمان افروز روایات بیان فرمائیں جن سے ان رفقاء حضرت مسیح موعود کے بیعت کرنے کی وجہ سے حفاظت الٰہی اور جماعت احمدیہ کی برکات کا حصول ممکن ہوا۔ حضور انور نے فرمایا پس یہ واقعات جہاں ان رفقاء کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کا اظہار کرتے ہیں وہاں یقیناً یہ حضرت مسیح موعود کی سچائی اور صداقت کا ثبوت بھی ہیں۔

حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت اور اپنی صداقت کا ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کتاب براہین احمدیہ میں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام فرماتا ہے کہ مجھے اکیلا مت چھوڑ و اور ایک جماعت بنادے اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ہر طرف سے تیرے لئے وہ زر اور سامان جو مہمان کے لئے ضروری ہیں اللہ تعالیٰ خود مہیا کردے گا اور ہر راہ سے تیرے پاس آئیں گے پھر فرمایا ہر ایک راہ سے تیرے پاس مہمان آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے تو ان کی کثرت سے تھک جاوے یا بدخلقی کرے اس لئے پہلے بتا دیا کہ نہ تو ان سے تھکے اور نہ ہی ان سے بدخلقی کرے۔ فرماتے ہیں کہ اب غور کرو جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی یا لوگوں کو بتائی گئی اس وقت کوئی شخص یہاں آتا تھا؟ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی مجھے جانتا بھی نہ تھا۔

حضور انور نے فرمایا پس آج بھی جو لوگ حضرت اقدس کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اگر سعید فطرت ہوں تو دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نشانات کس طرح آپ کے ساتھ ہیں کس طرح آپ کی دعوت اور آپ کا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے۔ ہر ملک کے جلسے اور لوگوں کا ذوق وشوق سے آنا یہ آپ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی توفیق دے کہ صرف پہلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک پر راضی نہ ہو جائیں۔ بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والے اور ترقی کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی جماعت کے ساتھ اس طرح جوڑنے والے ہوں کہ یہ جاگ آگے سے آگے لگتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسے کی برکات سے حصہ لینے والا اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ان برکتوں کو لے کر آپ سب اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ ہر لحاظ سے آپ کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے رہیں اور ہمیشہ آپ کے گھروں میں بھی یہ حمد کے چشمے جاری رہیں۔ حضور انور نے اس پُراثر خطاب کے بعد اختتامی دعا کرائی جس کے بعد جلسہ سالانہ ہالینڈ اپنے اختتام کو پہنچا۔

دعا کے بعد حضور انور نے حاضری بیان کرتے ہوئے فرمایا اس جلسہ میں مقامی افراد سے زیادہ بیرونی ممالک کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ایک ہزار 4 اور ایک ہزار 72 بیرونی ممالک کے کل 2 ہزار 76 ہیں۔ جس میں سے خواتین مردوں سے زیادہ ہیں ایک ہزار 96 خواتین ہیں اور 980 مرد ہیں۔ فرمایا ہالینڈ کی جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنی تعداد کو بڑھائیں اور آئندہ اگر 2 ہزار مہمان آتے ہیں تو 4 ہزار ان کے اپنے ہونے چاہئیں۔ آخر پر اطفال اور خدام نے ترانے پڑھے حضور انور نے ازراہ شفقت یہ ترانے سماعت فرمائے اور نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں پنڈال سے تشریف لے گئے۔

رپورٹ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ

فرانس میں ساتویں بین المذاہب کانفرنس

مورخہ 12 فروری 2012ء کو احمدیہ مشن ہاؤس Saint-Prix میں جماعت احمدیہ فرانس کے زیر اہتمام ساتویں بین المذاہب کانفرنس کامیابی سے منعقد ہوئی۔ 2006ء میں اس طرح کی پہلی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ امسال کا موضوع تھا: ''آزادیٔ اظہار میرے عقیدہ کی روشنی میں''۔

مورخہ 12 رفروری 2010ء کو تین بجے مقررین اور سامعین کی آمد کے بعد رجسٹریشن کی گئی اور مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ان کی خدمت میں چائے، کافی اور جوس پیش کیا گیا۔ اس دوران مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس پروگرام کے لئے نیشنل سیکرٹری اشاعت مکرم عطاء الحق صاحب نے تراجم قرآن کریم، تصاویر اور کتب کی نمائش بھی لگائی ہوئی تھی۔ مہمانوں کو اس کا وزٹ بھی کروایا جاتا رہا۔

ساڑھے تین بجے مکرم اسلم دوبوری صاحب نائب امیر کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے پروگرام شروع ہوا۔ مکرم اطہر کاہلوں صاحب سٹیج سیکرٹری تھے۔ موصوف نے پہلے تو بین المذاہبی کانفرنس کی افادیت اور احمدیت کے مطابق باہمی ہم آہنگی کے لئے اس کی اہمیت سے متعلق چند کلمات کہے۔ پھر پہلے مقررین کا مختصر تعارف کروا کے انہیں باری باری اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے دعوت دی۔

پہلے مقرر یہودیت کے نمائندہ ربائی Mr. Michel Serfaty تھے جو کہ فرانس میں ''یہود مسلم بھائی چارے'' کے صدر بھی ہیں۔

اس کے بعد ہمارے علاقہ Saint Prix کے کیتھولک چرچ کے پادری Mr.Gwenaël QUEFFELEC نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں جناب Bhavasindhu Dasa کو دعوت خطاب دی گئی۔ موصوف فرانس میں ''ہرے کرشنا'' کی کمیٹی کے ممبر ہیں۔ تیسرے مقرر بدھ ازم کے نمائندہ Mr. Chandarapantana تھے۔ اس کے بعد سکھ ازم کے نمائندہ Baba Ranjit Singh نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی جس کا رواں فرنچ ترجمہ بھی کیا گیا۔ موصوف A to Z گروپ کے بڑے مستعد ممبر ہیں۔

دین حق کی نمائندگی میں خاکسار نصیر احمد شاہد نے تقریر کی۔

مختلف مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر کے بعد بعض احباب نے شکریہ کے طور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی اس کاوش کی بڑے اچھے الفاظ میں تعریف کی۔ ان میں Mr. Iqbal Singh جو A to Z India گروپ کے صدر اور سٹراس برگ میں ''اسلام'' میگزین کے مدیر اعلیٰ Mr. Musa Belfort شامل ہیں۔

اختتامی دعا سے قبل صدر مجلس نے تمام مقررین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور تمام مذاہب کے نمائندگان کی خدمت میں فرنچ ترجمہ قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔

پروگرام کے اختتام پر تمام شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس کانفرنس کی کل حاضری 165 سے زائد تھی جس میں 39 غیر از جماعت شرکاء تھے۔

اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے مثبت اثرات ظاہر فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 اپریل 2012ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم چوہدری احمد علی صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پاک و مطہر زندگی کے چند واقعات

آج اللہ کے ایک پیارے بندے کی پاک اور مطہر زندگی میں سے چیدہ چیدہ باتیں لکھنے لگا ہوں جن کے بارے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نے فارسی زبان میں ایک شعر کہا ہے:۔

چہ خوش بودے کہ ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

حضرت امام مہدی اپنے دعویٰ ماموریت سے پہلے یہ دعا کیا کرتے تھے ''خدا تعالیٰ مجھے کوئی ایسا مددگار عطا فرمائے جو میرا دست و بازو ہو کر کام کر سکے''۔ چنانچہ جب حضرت مولانا حافظ حکیم نورالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو انہیں دیکھتے ہی حضور کے دل سے یہ صدا نکلی ''ھذا دعائی'' یعنی یہ مرد مومن میری دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔

نورالدین بھی کوئی معمولی اور عام آدمی نہ تھا بلکہ ایک علم دوست باپ کا بیٹا اور عاشق قرآن ماں کی گود کا پالا تھا۔ حضرت مولانا نے اپنے والد ماجد کی علم دوستی کا واقعہ یوں بیان فرمایا ہے کہ: ''میرے باپ کو اپنی اولاد کی تعلیم کا بہت شوق تھا۔ مدن چند ایک ہندو عالم تھا، وہ کوڑھی ہو گیا۔ لوگوں نے اسے باہر شہر سے الگ مکان بنا دیا۔ میرے باپ نے اس کے پاس میرے بڑے بھائی کو پڑھنے کے لئے بھیجا۔ لوگوں نے کہا، کیسا خوبصورت بچہ ہے؟ کیوں اس کی زندگی کو ہلاکت میں ڈالتے ہو؟ میرے باپ نے کہا ''مدن چند جتنا علم پڑھ کر اگر میرا بیٹا کوڑھی ہو جاوے تو پھر کچھ پرواہ نہیں۔''

ایک اور واقعہ اپنے والد کی علم دوستی کے ضمن میں یوں بیان فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے میرے باپ پر، انہوں نے مجھ کو اس وقت جب کہ میں تحصیل علم کے لئے پردیس جانے لگا، فرمایا: اتنی دور جا کر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرا بھی تعلق نہ رہے اور تم اس بات کی اپنی والدہ کو خبر نہ کرنا۔ کیونکہ والدہ آپ سے اتنی محبت کرتی تھیں کہ وہ وطن سے باہر جانے کی اجازت ہرگز نہیں دیں گی۔ یقیناً جو لوگ اپنی اولاد کے حقیقی خیر خواہ ہوتے ہیں وہ جذبات کی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے کیونکہ اس قربانی کے پس پردہ انہیں وہ کچھ نظر آتا ہے جس سے دوسرے قطعاً بے خبر ہوتے ہیں۔

اپنی والدہ ماجدہ کا بتایا ہوا ایک نکتہ یوں بیان فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے میری والدہ پر، انہوں نے اپنی زبان میں عجیب عجیب طرح کے نکات قرآن مجید مجھ کو بتائے، ان میں سے ایک یوں ہے: ''تم اللہ تعالیٰ کی جس قسم کی فرمانبرداری کرو گے اسی قسم کے انعامات پاؤ گے اور جس قسم کی نافرمانی کرو گے اسی قسم کی سزا پاؤ گے۔'' میری والدہ کو قرآن کریم پڑھانے کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے تیرہ برس کی عمر میں قرآن مجید پڑھانا شروع کیا۔ چنانچہ ان کا یہ اثر ہے کہ سب بہن بھائیوں کو قرآن کریم سے بڑا ہی شوق رہا۔ میری ماں کبھی نماز قضاء نہ کرتیں۔ قرآن مجید کا پڑھنا کبھی قضاء نہ کیا بلکہ میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں قرآن مجید سنا، پھر گود میں سنا، پھر ان ہی سے پڑھا۔''

بچپن کے چند واقعات

میرے سامنے میرے ساتھ کھیلنے والے لڑکوں نے کبھی کوئی گالی نہیں دی بلکہ مجھ کو دیکھ کر دور سے آپس میں کہا کرتے تھے کہ یارو سنبھل کر بولنا۔

میں بچپن میں دریائے جہلم پر، جو ہمارے شہر بھیرہ کے قریب ہے، جا کے تیرتا تھا۔

مجھ کو اپنے سن تمیز سے بھی پہلے کتابوں کا شوق تھا۔ اس زمانے میں مفید کتابوں کے جمع کرنے کی بڑی کوشش کی۔

رات کے وقت بھی دنیا کے تفکرات کو نہ چھوڑنا فضول ہے۔ مومن کو چاہیئے رات کو سکون کرے۔

ایک بزرگ کی نصیحت

فرمایا: میں سفر میں جانے لگا تو ایک بزرگ کی بات یاد آئی جس نے کہا کہ ''جس شہر میں جاؤ وہاں چار شخصوں، یعنی ایک وہاں کے پولیس آفیسر، ایک طبیب، ایک اہل دل اور ایک امیر سے ضرور ملاقات رکھنا اور جس شہر میں چاروں نہ ہوں، وہاں جانا نہ چاہیئے۔''

رام پور اور لکھنؤ کا عزم

آپ نے ایک طالبعلم کی ترغیب پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے رام پور جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لاہور سے تین طالب علموں کا مختصر سا قافلہ، ایک کو امیر بنا کر، پیدل عازم سفر ہوا اور صعوبات سفر برداشت کرتا ہوا کافی دنوں کے بعد رام پور پہنچا۔ وہاں کوئی واقفیت تو تھی نہیں ایک ویران سی مسجد میں تینوں نے جا کر ڈیرا لگا لیا۔ ایک سات آٹھ سال کی لڑکی دو دن صبح و شام کھانا لائی، تیسرے دن کھانا لاتے ہی کہا ''میری ماں کہتی ہے کہ آپ دعا کریں، میرا خاوند میری طرف توجہ کرے۔'' آپ فرماتے ہیں: ''میں نے اس کے خاوند کے پاس پہنچ کر اپنی طاقت کے موافق اسے خوب سمجھایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو رعائت سے بلایا اور مجھ کو جناب الٰہی کے حضور شکر کا موقعہ ملا۔''

حافظ عبدالحق صاحب سے ملاقات

اب آپ کو فکر تھی مناسب مقام پر قیام کی اور حصول تعلیم کے لئے استادوں کی۔ سو ان دونوں امور کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو انتظام کیا اس کا یوں ذکر فرماتے ہیں: ''اسی دن شام کے قریب میں اکیلا پنجابیوں کے محلّہ کی ایک گلی میں ہو کر گزرا۔ وہاں ایک شخص حافظ عبدالحق صاحب راستہ میں مجھے ملے۔ انہوں نے فرمایا۔ آپ میری مسجد میں آ کر رہیں۔ میں نے کہا۔ میں اکیلا نہیں۔ ہم تین آدمی ہیں۔ انہوں نے تینوں کی ذمہ واری اٹھالی۔ تب میں نے کہا، ہم پڑھنے آئے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ لوگوں کے گھر سے روٹیاں مانگتے پھریں۔ انہوں نے کہا، ایسا نہ ہوگا۔ پھر میں نے کہا، ایسا نہ ہو کہ آپ اپنے محلہ کے لڑکے ہمارے سپرد کر دیں۔ انہوں نے کہا، یہ بھی نہ ہوگا۔ پھر میں نے کہا، ہم کو کتابوں اور استادوں کی فکر ہے۔ انہوں نے کہا، میں مدد دوں گا۔ انہوں نے ایک سال اپنے معاہدہ پر بڑی عمدگی سے گزارا۔ اس انتظام کو تسلی بخش پا کر آپ نے اس محنت سے تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں خاصی قابلیت پیدا کر لی۔

ایک علمی مباحثہ میں کامیابی

ایک دن بہت سے طالبعلم اکٹھے ہو کر آپس میں مباحثہ کر رہے تھے۔ جو سوال زیر بحث تھا۔ آپ نے جب اس پر غور کیا تو ذہن میں ایک ایسا جواب آیا، جسے آپ کافی سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے بلند آواز سے کہا کہ میں اس سوال کا جواب دیتا ہوں۔ اس پر آپ کی سادہ وضع قطع کو دیکھ کر بہت سے طالبعلموں نے یہ سمجھ کر کہ یہ کیا جواب دے گا، آپ کی ہنسی اڑائی۔ مگر پنجابی طالبعلموں نے کہا، جواب سن لینے میں کیا حرج ہے۔ جب وہ جواب سننے پر آمادہ ہو گئے، تو آپ نے فرمایا، کسی کو حَکَم مقرر کرو۔ چنانچہ ایک بزرگ مولوی غلام نبی صاحب حَکَم مقرر کئے گئے۔ انہوں نے جب آپ کا جواب سنا تو بہت خوش ہوئے اور آپ کو ''مولوی'' کے لفظ سے خطاب فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں، اس وقت مجھ کو اپنے متعلق ''مولوی جی'' سننے سے بہت خوشی ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے ملا حسن، مشکوۃ، اصول شاشی، شرح وقایہ، کتب مختلف استادوں سے پڑھنا شروع کیا۔ یہ اس وقت کے بہت بڑے علمی خزانہ تھے۔

ایک بزرگ شاہ عبدالرزاق صاحب سے ملاقات

رامپور میں ایک بزرگ شاہ عبدالرزاق صاحب رہا کرتے تھے۔ آپ اکثر ان کے ہاں جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ چند دن وقفہ کے بعد گئے تو فرمایا کہ ''نورالدین آپ اتنے دن کہاں رہے؟'' عرض کیا، حضرت ہم طالبعلموں کو اپنے درس و تدریس کے اشغال سے فرصت نہیں ملتی۔ کچھ مجھ سے سستی بھی ہوئی۔ فرمایا! کبھی تم نے قصاب کی دکان بھی دیکھی ہے؟ عرض کیا، اکثر اتفاق ہوا ہے۔ فرمایا، تم نے دیکھا ہوگا کہ گوشت کاٹتے کاٹتے جب چھریاں کند ہو جاتی ہیں تو وہ ان کو تیز کرنے اور ان کی چربی اتارنے کے لئے انہیں آپس میں رگڑتا ہے۔ عرض کیا کہ حضرت اس سے آپ کا کیا مطلب؟ فرمایا: ''بس یہی کہ عدم ملاقات سے کچھ غفلت تم پر طاری ہو جاتی ہے اور کچھ ہم پر۔ ملاقات کے موقعہ پر ہم پھر تیز ہو جاتے ہیں'' ان کی اس بات نے مجھے بہت ہی بڑے فائدے پہنچائے اور ہمیشہ مجھ کو یہ خواہش رہی کہ نیک لوگوں کے پاس آدمی کو جا کر ضرور بیٹھنا چاہیے۔ اس سے بڑی بڑی سستیاں دور ہو جاتی ہیں۔

پبلک لیکچرز

آپ نے 16 جون 1912ء کو لاہور میں دو پبلک لیکچر دیئے۔ ان معرکۃ الآرا لیکچروں میں منکرین خلافت کے اعتراضات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیں۔ اس روز تین بجے بعد دوپہر حضور لاہور سے امرتسر تشریف لائے اور بابو صفدر جنگ صاحب پنشنر کے مکان پر چند گھنٹے قیام رہا۔ جہاں آپ نے سورۃ العصر کی ایک لطیف تفسیر کی۔ اس سے اگلے روز احباب بٹالہ کے اصرار کی وجہ سے بٹالہ میں گزارا۔ بٹالہ میں بھی آپ نے ایک تقریر فرمائی، جس میں قرآن کریم سیکھنے اور اس کی ترویج کی طرف توجہ دلائی۔ اس سے اگلی صبح 19 جون 1912ء کو قادیان واپس تشریف لائے اور باوجود سفر کی تکالیف کے درس کا سلسلہ پھر شروع فرما دیا۔ کیونکہ یہی آپ کی روحانی غذا تھی۔

حضرت مسیح موعود سے عشق

محترم ڈاکٹر عبیداللہ خان بٹالوی کا بیان ہے

کہ قریشی عبدالمجید صاحب گجراتی فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول لاہور میں تشریف لائے ۔ میرے والد صاحب ، میں اور محمد خان صاحب آپ کے درس میں شامل ہوا کرتے تھے۔ ایک دن دونوں نے انارکلی میں جاتے ہوئے کہا کہ پتہ نہیں حضرت مولوی صاحب درس میں حضرت مسیح موعود کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟ دوسرے دن جب کہ حضور درس دے رہے تھے، میاں محمد خان صاحب پہلے آئے اور قریشی صاحب کے والد صاحب بعد میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا: ’’بھیرہ میں نورالدین کے کچھ مکانات تھے اور کچھ زمین۔ اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ مکانات کس کے پاس ہیں؟ موجود بھی ہیں یا گر گئے ہیں اور زمین کے متعلق بھی علم نہیں کہ کس کے استعمال میں ہے؟ کیا اس کے بعد یہ کہنا بجا ہے کہ میں مرزا صاحب کا ذکر نہیں کرتا؟ میرا تو سب کچھ ہی مرزا صاحب کا ہے‘‘ قریشی صاحب خیال کرتے تھے کہ میاں محمد خان صاحب پہلے آئے تھے۔ انہوں نے ہماری باہمی گفتگو کا ذکر کر دیا ہوگا۔ مگر دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایسا کوئی ذکر نہیں ہوا۔

خلافت کے موضوع پر آپ کی معرکۃ الآراتقریر

احمدیہ بلڈنگ لاہور میں خلافت کے موضوع پر آپ کی معرکۃ الآرا تقریر جو 16۔ 17 جون 1912ء کو تھی فرمایا (اس کے کچھ حصے یہاں درج کرنا یقیناً قارئین کے لئے خلافت پر مضبوط اور مستحکم ایمان کا موجب ہوگا) جس میں منکرین خلافت کے ایک ایک اعتراض کا مکمل اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ اس تقریر کے بعض اہم نکات درج ذیل ہیں:۔

تم کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے بعد میرے ہاتھ پر تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو، نکمی بحثوں میں نہ پڑو۔ میں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ حق کس کا تھا اور دی گئی کسی کو۔ میں نے کہا، کسی رافضی سے جا کر کہہ دو کہ علیؓ کا حق تھا، ابوبکرؓ نے لے لیا۔

میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمہیں کیا اخلاقی یا روحانی فائدہ پہنچتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا، خلیفہ بنا دیا اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے فعل کے بعد بھی تم اس پر اعتراض کرو تو سخت حماقت ہے۔ میں نے تمہیں بار بار کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں، بلکہ خدا کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے۔ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مفسک الدم ہوگا۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟

تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر نہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دونگا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر اور اگر وہ ابیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا؟ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ بنایا۔ رافضی اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں۔ مگر کیا تم نہیں دیکھتے، کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکرؓ و عمرؓ پر درود پڑھتے ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کی فدائیت کی چند شہادتیں

حضرت مولوی شیر علی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ راولپنڈی سے ایک غیر از جماعت آئے جو اچھے متمول آدمی تھے اور انہوں نے حضرت اقدس سے درخواست کی کہ میرا ایک بیمار ہے ۔ حضور مولوی حکیم نورالدین کو اجازت دیں کہ آپ میرے ساتھ راولپنڈی تشریف لے چلیں اور اس کا علاج کریں ۔ حضرت نے فرمایا: ’’ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم مولوی صاحب کو یہ کہیں کہ آگ میں گھس جاؤ یا پانی میں کود جاؤ، تو ان کو کوئی عذر نہیں ہوگا۔ لیکن ہمیں بھی تو مولوی صاحب کے آرام کا خیال کرنا چاہئے۔ ان کے گھر میں آج کل میں بچہ ہونے والا ہے۔ اس لئے میں ان کو راولپنڈی جانے کے لئے نہیں کہہ سکتا‘‘ حضرت مولوی شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد حضرت حکیم مولوی نورالدین حضور کا یہ فقرہ بیان کرتے تھے اور اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ حضرت صاحب نے مجھ پر اس درجہ اعتماد ظاہر کیا ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے جس قدر آدمی ہیں سب کو حضور سے اپنے اپنے طریق پر محبت تھی مگر جس قدر محبت حضور سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو تھی اس کی نظیر تلاش کرنی مشکل ہے چنانچہ ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا وہاں ذکر ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کر دینے کیلئے فرمایا مگر وہ دوست راضی نہ ہوا۔ اتفاقاً اس وقت مرحومہ امتہ الحی صاحبہ آپ کی بیٹی جو اس وقت بہت چھوٹی تھیں، کھیلتی ہوئی سامنے آ گئیں۔ حضرت مولوی صاحب اس دوست کا ذکر سن کر جوش سے فرمانے لگے کہ مجھے تو اگر مرزا کہے کہ اپنی لڑکی نہالی (مہترانی) کے لڑکے کو دے دو تو میں بغیر کسی انقباض کے فوراً دے دوں گا۔ یہ کلمہ انتہائی عشق و محبت کا ہے۔ مگر نتیجہ دیکھو کہ بالآخر وہی لڑکی حضور کی بہو بنی اور اس شخص کی زوجیت میں آئی جو خود حضرت مسیح موعود کا حسن و احسان میں نظیر ہے۔

ایک صاحب جن کا نام ماسٹر اللہ دتہ سیالکوٹی تھا، بیان کرتے ہیں 1900 یا 1901 کا واقعہ ہے کہ میں دارالامان میں موجود تھا ان دنوں ایک نواب صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے، جن کیلئے ایک الگ مکان تھا، ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے۔ ایک مسلمان اور ایک سکھ اور عرض کیا۔ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں (ان دنوں وائسرائے ہند کو لاٹ صاحب کہا جاتا تھا) آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں ۔ اس لئے نواب صاحب کا منشا ہے کہ آپ ان کے ہمراہ وہاں تشریف لے چلیں ۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے۔ اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے۔ پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار (بیت) میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود تشریف لائے تو انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ حضور نے فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر مولوی صاحب کو ہم آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے۔ لیکن مولوی صاحب کے وجود سے ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے۔ قرآن و حدیث کا درس دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں۔ ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔ اس دن جب عصر کے بعد درس قرآن شریف دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا: ’’مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے اور وہ یہ کہ میں ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے۔ میرے آقا نے میری نسبت اس قسم کا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہیں کرے گا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے فرماتے ہیں کہ ’’جن دنوں ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد بیمار تھا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو ان کے دیکھنے کے لئے گھر میں بلایا۔ اس وقت آپ صحن میں ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے اور صحن میں کوئی فرش وغیرہ بھی نہیں تھا۔ مولوی صاحب آتے ہی آپ کی چارپائی کے پاس زمین پر بیٹھ گئے ۔ حضرت نے فرمایا، مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھیں ۔ مولوی صاحب نے عرض کیا۔ حضور میں بیٹھا ہوں اور کچھ اونچے ہو گئے اور ہاتھ چارپائی پر رکھ لیا مگر حضرت صاحب نے دوبارہ کہا۔ مولوی صاحب اٹھ کر چارپائی کے ایک کنارہ پر پائیتی کے اوپر بیٹھ گئے‘‘ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس روایت کے نیچے نوٹ ان الفاظ میں درج کیا ہے کہ ’’مولوی صاحب میں اطاعت اور ادب کا مادہ کمال درجہ پر تھا‘‘۔

غرض آپ کی زندگی فدائیت کے واقعات سے معمور ہے۔ یہ چند واقعات تو بطور نمونہ درج کئے گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی حیات کا لمحہ لمحہ سلسلہ حقہ کے لئے وقف تھا۔ آپ عموماً سارا دن ایک نمدے کے اوپر بیٹھے رہتے تھے۔ آگے ایک ڈیسک ہوتا تھا اس پر بیٹھ کر مطب کرتے۔ اس پر بیٹھے بیٹھے قرآن وحدیث اور طب پڑھاتے تھے اور بعض دفعہ کھانا بھی وہیں منگوا لیتے تھے۔

محترم شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی فرمایا کرتے تھے کہ جب میں قادیان جاتا تھا تو اکثر سارا سارا دن آپ کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ عصر کی نماز کے بعد آپ (بیت) اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ ایک دن درس سے واپس آتے ہوئے مہندئے ڈپٹی صاحب کے مکان (جہاں اب صدر انجمن کے دفاتر ہیں) کے پاس مجھے بازو سے پکڑ کر فرمایا کہ عبداللطیف تم وہ وقت دیکھو گے کہ جب تم خلیفہ کو دیکھنے کے لئے ترسا کرو گے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں، اس وقت تو میں آپ کی بات کا مطلب نہ سمجھا۔ لیکن اب جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دیکھنے کیلئے ترسنے لگے ہیں، تو بات سمجھ میں آئی ہے۔

قارئین کرام! اگر شیخ عبداللطیف صاحب مرحوم آج زندہ ہوتے تو اس قول کی صداقت کو یوں دیکھتے کہ اب خلیفہ کو دیکھنے کیلئے سالوں گزر جاتے ہیں۔ اب تک جماعت بفضل اللہ تعالیٰ اتنی تعداد میں ہے کہ ملاقات کے لئے پیشگی وقت لیا جاتا ہے اور خلیفۂ وقت جس ملک کے دورہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں وہاں کے احمدیوں کا جلسوں ہی میں زیارت ہونا غنیمت سمجھا جاتا ہے۔

حکیم محمد صدیق صاحب آف میانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ مطب میں بیٹھے تھے۔ اردگرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ ایک شخص نے آ کر کہا کہ مولوی صاحب! حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ سے اٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے تا کہ حضور کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔

آپ کے اپنے آقا مطاع کے عشق کا یہ عالم تھا کہ جب خلیفہ ہو گئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے۔ تم جانتے ہو نورالدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا۔ نورالدین اس کے پیچھے یوں دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مرتبہ: مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

نماز کی اہمیت، برکات اور فضائل

از روئے قرآن وحدیث وارشادات حضرت مسیح موعود و خلفائے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

’’اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔‘‘ (بقرہ:44)

نماز کے معنی

نماز فارسی زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں نماز کے لئے صلوٰۃ کا لفظ آتا ہے۔ صلوٰۃ کا لفظ صلی سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں آگ میں داخل ہونا۔ پس صلوٰۃ کے ایک معانی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں داخل ہونا۔

لفظ الصَّلوٰۃ صَلّی سے مشتق بھی ہے۔ جس کے معنی دُعا کرنے کے ہیں، الصلوٰۃ کے اصطلاحی معانی ہیں۔ ایسی عبادت جس میں رکوع وسجود ہوں۔ گویا صلوٰۃ کے معانی نماز کے ہیں جو ایک مکمل دُعا ہے۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترجمہ) دعا عبادات کا مغز ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

لفظ صلوٰۃ اپنے اندر وسیع معنی رکھتا ہے اس کے دوسرے معانی یہ ہیں۔ رحمت، شریعت، استغفار، دُعا، تعظیم اور برکت اور تسبیح۔

فلسفہ نماز از روئے قرآن

اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کی غرض کو صرف اپنی عبادت کرنا ہی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۔ (الذاریت:51) کہ میں نے اس دُنیا کے عوام و خواص کو صرف اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

لفظ عبادت کا مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کی جائے اور زندگی کے ہر مرحلہ میں صرف اس کی رضا ہی مقصود ہو۔ اس مبارک مقصد کی ادائیگی کے لئے دین نے نماز کے رکن کو بنیادی اہمیت دی ہے۔

نماز کے قیام سے ایک مومن اس امر کی شہادت دے رہا ہوتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوں۔ اس کی روح والہانہ جذبہ اور کامل اخلاص سے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کا اعتراف کر رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کو بڑے اہتمام سے ادا کرنے کی بار بار تاکید فرمائی۔ قرآن کریم میں ہے۔ ’’کہ اے رسول میرے ان بندوں سے جو ایمان لا چکے ہیں۔ کہہ دے کہ نماز کو عمدگی سے ادا کیا کریں۔‘‘ (ابراہیم:32)

چونکہ نماز نفس کی اصلاح و تطہیر کا بہترین ذریعہ ہے اور انسانی طبیعت اس طریق عبادت کی طرف مائل ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت وافادیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ’’یقیناً نماز کھلی کھلی بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ فعل سے بچاتی ہے۔‘‘ (العنکبوت:46)

نماز کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر قرار دیا ہے۔ اور اس میں اس کی تسبیح وتحمید ہے اس لئے تمام مومنوں پر فرض کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یقیناً نماز مومنوں پر وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ (النساء:104)

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے تارکین صلوٰۃ کو انتہائی زجر وتوبیخ کے انداز میں یاد فرمایا ہے اور ان کے لئے نماز کی اہمیت بدیں الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

’’اہل جنت اہل دوزخ سے جو اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے مجرموں کے زمرہ میں ہوں گے۔ سوال کریں گے کہ وہ کون سی چیز ہے جو تمہیں جہنم میں لانے کا باعث ہوئی ہے۔ وہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہیں گے، کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔‘‘ (المدثر:41تا43)

اس انداز بیان کو دیکھئے اور اس منظر کو اپنی آنکھوں کے سامنے لائیے کہ جنت اور دوزخ آمنے سامنے ہیں اہل جنت اپنی نیکیوں اور عبادات کی وجہ سے جنت میں مقیم ہیں اور ان کے ساتھ جو دنیا میں ان کے ساتھ اکٹھے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ مگر اپنے برے اعمال کی بنا پر جہنم میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اہل جنت ان کے ساتھی اپنے اہل جہنم ساتھیوں سے بڑی حسرت سے دریافت کرتے ہیں۔ تم کو کون سی چیز جہنم میں لے آئی؟ وہ اپنی غلطی اور گناہ کا اعتراف یوں کریں گے۔ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں ادا کیا کرتے تھے۔

فلسفہ نماز از روئے حدیث

اوّلین فرائض

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت پر جو سب سے پہلی چیز فرض کی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ اور میری امت کے اعمال میں سے جو چیز سب سے پہلے اٹھالی جائے گی وہ بھی پانچ نمازیں ہی ہیں۔

(فردوس الاخبار جلد اول صفحہ 47 حدیث نمبر 7)

پہلا حساب

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہوگیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہوگیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کردی جائے گی اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اول ما یحاسب بہ العبد حدیث نمبر 378)

تیاری نماز

پہلے وضو:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

(2) جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رخ کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر کہو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قراۃ الفاتحۃ حدیث نمبر 602)

وضو پوری طرح کرو:

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ ہمارے پاس سے گزرے جبکہ ہم ایک لگن سے وضو کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا وضو پورے طور پر کیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ان ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ (جو اچھی طرح نہیں دھوئی گئیں)

(صحیح بخاری کتاب الوضو باب غسل الاعقاب حدیث نمبر 160)

فضائل نماز

دین کا ستون:

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے تو آپؐ نے فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا۔ جو ترک کردے اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے۔

(شعب الایمان بیہقی جلد 3 صفحہ 39 حدیث نمبر 2807 دار الکتب العلمیہ بیروت 1410ھ جلد اول)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے اور جہاد عمل کا بلند تر درجہ ہے اور زکوٰۃ اس کو ثبات عطا کرتی ہے۔

(کنز العمال جلد 7 صفحہ 284 حدیث نمبر 18891 کتاب الصلوٰۃ باب فضائل الصلوٰۃ)

مومن کا معراج:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مومن کا معراج ہے۔

(تفسیر کبیر رازی جلد اول صفحہ 266 سورۃ فاتحہ)

آنکھوں کی ٹھنڈک:

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے۔

(الشفاء قاضی عیاض جلد اول صفحہ 86)

برکات نماز

روحانی نہر:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس پر کچھ گندگی باقی رہ جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کوئی گندگی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب المشی الی الصلوٰۃ حدیث نمبر 1071)

درجات کی بلندی:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتایئے آپؐ نے فرمایا دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رباط ہے۔ (یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا)

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضو حدیث نمبر 369)

ارشادات حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’نماز ارکان (-) میں سے دوسرا رکن ہے۔ جس کا بروقت ادا کیا جانا ہر...... مرد اور عورت پر فرض ہے سیدنا حضرت رسول پاک ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے حقیقی نماز ہی کے ذریعے سے انسان روحانیت کے اعلیٰ مدارج تک پہنچ سکتا ہے۔ اور انسانیت کی اعلیٰ رفعتوں کو چھو سکتا ہے۔‘‘ ’’نماز انسان کا تعویذ ہے پانچ وقت دعا کا موقع ملتا ہے کوئی دعا سنی جائے گی اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہئے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 396)

حضور مزید فرماتے ہیں۔

’’نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کیلئے کھڑا ہوتو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو

جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تا تم پر رحم کیا جائے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 547)

نیز ایک احمدی کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''

(کشتی نوح صفحہ 28)

آپ فرماتے ہیں۔

''نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کیلئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں کیا کرو نماز مشکلات کی کنجی ہے ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو۔ اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو۔ کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔''

(بدر 8 مارچ 1904ء)

نماز پروردگار تک لے جانے والی سواری ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندے کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے اس کے ذریعہ انسان ایسے مقام تک پہنچ جاتے ہیں جہاں گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھ کر نہ پہنچ سکتا اور نماز کا شکار (ثمرات) تیروں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا اس کا راز قلموں سے ظاہر نہیں ہوسکتا اور جس شخص نے اس طریق کو لازم پکڑا اس نے حق اور حقیقت کو پالیا اور اس محبوب تک پہنچ گیا جو غیب کے پردوں میں ہے اور شک و شبہ سے نجات حاصل کرلی پس تو دیکھے گا کہ اس کے دن روشن ہیں اور اس کی باتیں موتیوں کی مانند ہیں اور اس کا چہرہ چودھویں کا چاند ہے اس کا مقام صدر نشینی ہے. جو شخص نماز میں اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی سے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بادشاہوں کو جھکا دیتا ہے۔''

(اعجاز المسیح صفحہ 163۔164)

ارشادات خلفاء حضرت مسیح موعود

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کی ہے۔

1۔ وقت پر نہیں پہنچتے 2۔ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے 3۔سنن اور واجب کا خیال نہیں کرتے۔

کان کھول کر سنو جو نماز کا مضیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔''

(خطبات نور جلد دوم صفحہ 98-97)

سب سے بڑا وظیفہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''والمقیمی الصلوٰۃ نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ تسبیح، تکبیر، تمام لوگوں کے لئے دعا اور تبتل الی اللہ، اللہ کی جانب سے پناہ درود سب اس میں موجود ہے۔ اس کی اہمیت بھی جامع ہے اور تمام تعظمات کی اور ذکر جامع ہے تمام اذکار کا اور اس میں تعظیم لامر اللہ ہے۔''

(حقائق الفرقان جلد نمبر 3 صفحہ 149)

سب سے بڑا عمل

حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں۔

''ایک نماز ایسی چیز ہے کہ کلمہ شہادت کے بعد کوئی عمل نماز کے برابر نہیں۔ حضرت بنی کریمؐ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جب تکبیر ہوجائے تو میں دیکھوں کہ کون کون نماز میں نہیں آیا اور ان کے گھر جلادوں۔ مگر باوجود اس کے کئی لوگ جو نماز باجماعت نہیں پڑھتے تم ان میں سے نہ بنو منافق اصل میں بڑا مفسد ہوتا ہے۔ اس میں شعور نہیں ہوتا خدا تمہیں سمجھ دے جو میں نے کہا ہے اسے سمجھو۔

(حقائق الفرقان جلد نمبر 1 صفحہ 93)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

بچوں کو نماز باجماعت کی عادت نہ ڈالنے والے ان کے خونی اور قاتل ہیں. ''بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں گر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں ....نماز کو سنوار کر پڑھنے والا اور ان شرائط کو ملحوظ رکھنے والا جو اللہ تعالیٰ نے ادائے نماز کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ اپنے اندر فوراً ایک تبدیلی پاتا ہے اور زیادہ دن نہیں گزرتے کہ اس کے اندر ایک خاص ملکہ پیدا ہوجاتا ہے۔ جس سے اسے بدیوں کی شناخت ہوجاتی ہے اور پوشیدہ در پوشیدہ بدیوں پر اسے اطلاع دی جاتی ہے۔ اور مخفی گناہوں کا علم جو دوسروں کو نہیں ہوتا اسے دیا جاتا ہے اور ملائکہ اسے ہر موقعہ پر ہوشیار کردیتے ہیں کہ دیکھنا یہ گناہ ہے۔ ہوشیار ہوجانا اور اسے شیطان کے مقابلہ کی مقدرت عطا ہوتی ہے کیونکہ نمازی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہیں رکھتا۔ بلکہ اپنے بندہ کو اس کے اعمال کا اعلیٰ سے اعلیٰ بدلہ دیتا ہے۔ جب نماز میں کمال تذلل اور خشوع و خضوع کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں گر جاتا ہے اور وہ اپنے تمام تذلل کے طریق جن کو کسی ملک کے باشندوں نے اظہار عبودیت کیلئے تجویز کیا ہے استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہٹاتا ہے اور جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے خدا تعالیٰ ملائکہ کو فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندہ نے میری پاکیزگی کا اقرار کیا ہے تم اسے پاک کرو اور اس نے میری حمد کی ہے تم اس کی حمد کو دنیا میں پھیلاؤ اور اس میرے حضور میں کمال تذلل اور انکسار کا اظہار کیا ہے تم اس کو عزت و رفعت دو۔''

(تفسیر کبیر جلد ہفتم تفسیر سورۃ العنکبوت آیت 42)

انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت الٰہی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''جس (نماز۔نافل) کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو پانچ وقت (-) میں اکٹھے ہوکر خدا تعالیٰ کے حضور نماز ادا کی جائے اور خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جائے کیونکہ ما خلقت الجن والا نس الا لیعبدون کی رو سے اللہ تعالیٰ نے اپنے عبد کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے. پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت بننے کیلئے پیدا کیا ہے اور انسان کو پیدا کرنے کا یہی بنیادی مقصد ہے تو انسان کا یہ فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کا عبد بنے۔''

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 1978ء الفضل 14 جنوری 1979ء)

نماز کا ترجمہ جاننا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''صرف نماز پڑھنا کافی نہیں نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہئے خواہ وہ بچہ ہو نوجوان یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو اور اس حد تک یہ ترجمہ رواں ہو کہ جب وہ نماز پڑھے تو سمجھ کر پڑھے۔''

(خطبہ جمعہ 24 نومبر 1989ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''میں نے بعض ملاقاتوں میں جائزہ لیا ہے کہ نمازوں کی طرف باقاعدگی سے اگر پوچھو کہ توجہ ہے کہ نہیں تو اکثر یہ جواب ہوتا ہے کہ کوشش کرتے ہیں یا پھر کوئی گول مول سا جواب دے دیتے ہیں حالانکہ نمازوں کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز قائم کرو باجماعت ادا کرو اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کرو جیسا کہ فرمایا ان الصلوٰۃ کانت ....(النساء: 104) یقیناً نماز مومنوں پر وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

(خطبات مسرور صفحہ 371)

حضور مزید فرماتے ہیں۔

''پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے اور انہیں وقت مقررہ پر ادا کرنا چاہئے اگر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں لے کر آنا ہے اگر توحید کو قائم کرنے کا دعویٰ کرنے والا بننا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔''

مزید فرمایا۔

''نماز کی حفاظت اور نگرانی ہی اس بات کی ضامن ہوگی کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو گناہوں اور غلط کاموں سے پاک رکھے۔ ہماری نمازوں میں باقاعدگی یقیناً ہمارے بچوں میں بھی یہ روح پیدا کرے گی کہ ہم نے بھی نمازوں میں باقاعدہ ہونا ہے.''

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 72)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس فرماتے ہیں۔

''پس ہم میں سے ہر ایک پر فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے اس کی پناہ میں آنے کے لئے شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنے کے لئے کہ وہ قائم رہنے والی، قائم رکھنے والی ذات ہے باقی سب کچھ فنا ہونے والی چیزیں ہیں استغفار کرتے ہوئے اس کی پناہ میں آئیں اس کا عبادت گزار بندہ بننے کے لئے اس کا فضل مانگتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم پر فضل فرمائے اور ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔'' (آمین)

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 374)

قیام نماز اور ہماری ذمہ داریاں

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آج ہم میں نظام خلافت قائم فرمایا ہے اور خلافت اور عبادت کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ اس لئے ہماری یہ ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ہم اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ اس سلسلہ میں خاکسار اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد درج کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''نمازوں کے حوالے سے میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا گہرا تعلق ہے اور عبادت کیا ہے ......؟ نماز ہی ہے جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اقیموا الصلوٰۃ کا بھی حکم ہے پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی''۔

(خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007ء۔ الفضل 29 مئی 2007ء)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی آخری نصیحت میں بھی ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے. حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جان کنی کے عالم میں آنحضرت ﷺ کا آخری پیغام اور نصیحت یہ تھی الصلوٰۃ و ما ملکت ایمانکم کہ نماز اور غلاموں کے حقوق کا خیال رکھنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الوصایا باب فصل اوصی رسول اللہ حدیث نمبر 2689)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 مئی 2012ء کو قبل از نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم وسیم احمد وارڈ صاحب

برطانوی احمدی مکرم ناصر وسیم وارڈ صاحب آف فرانس مورخہ 2 مئی 2012ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ نے جولائی 1971ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ قبول احمدیت کے بعد ابتداء میں کچھ وقت برمنگھم میں جماعت کے جنرل سیکرٹری رہے اور بعدازاں لمبا عرصہ یوکے جماعت کے سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

آپ پیشے کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور خلافت میں اسلام آباد میں بچیوں کیلئے سکول کھولنے کا فیصلہ ہوا تو حضور نے انہیں سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر فرمایا تھا۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر جب یہ سکول جاری نہ ہوسکا تو آپ سعودی عرب چلے گئے۔

انتہائی نیک ، دعا گو،صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، کم گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ کو قرآن مجید میں غور وفکر کرنے کی عادت تھی اور دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں میں بڑی گرم جوشی سے حصہ لیتے تھے۔آپ کو موازنہ مذاہب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنے کا بھی بہت شوق تھا اور اس کے لئے آپ نے فلسطین ، سری نگر کشمیر کے محلّہ خانیار، قادیان اور ربوہ کے متعدد سفر کئے۔

پچھلے کچھ عرصہ سے فرانس میں مقیم تھے۔امیر صاحب فرانس نے ان کے بارہ میں بتایا ہے کہ اپنا گھر جماعت کی میٹنگز کیلئے پیش کر رکھا تھا اور چندوں میں بڑے باقاعدہ تھے۔عمر میں بڑے ہونے اور کلچر کے مختلف ہونے کے باوجود ہمیشہ بڑی عزت اور احترام سے پیش آتے تھے۔جو بھی کام انہیں سپرد کیا جاتا اس پر فوراً عمل کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا سفید پرندوں والا الہام ان پر پوری طرح صادق آتا تھا۔

جلسہ سالانہ فرانس پر آنے سے قبل فون کر کے ہمیشہ اس خواہش کا اظہار کرتے تھے کہ میرا کسی سپیشل جگہ انتظام نہ کریں بلکہ میں اپنا چھوٹا سا ٹینٹ لگا کر جلسہ گاہ میں ہی رہوں گا تا کہ جلسہ کی برکات اور اس کے ماحول سے پورا فائدہ اٹھا سکوں۔

پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ان کی اہلیہ مکرمہ قدسیہ وسیم صاحبہ بھی ان کے ساتھ ہی احمدیت میں داخل ہوئی تھیں۔ بہت نیک اور مخلص خاتون ہیں۔

مکرم عبدالرحمٰن صاحب

مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ آف گوجرانوالہ حال لندن مورخہ 10 مئی 2012ء کو بعارضہ کینسر 66 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ میں لمبا عرصہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور بیوت الذکر کی تعمیر میں کلیدی کردار ادا کیا۔ 1978ء میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔1974ء اور 1984ء کے پرآشوب حالات میں احباب جماعت کی حفاظت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ بہت نیک، غریب پرور نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ برین ہیمبرج اور کینسر جیسی تکلیف دہ بیماریوں کا مقابلہ بڑے صبرو تحمل سے کرتے رہے اور کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم اشتیاق الرحمٰن صاحب (مربی سلسلہ نائیجیریا) اور مکرم اعجاز الرحمٰن صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کے والد تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ناصر اعوان صاحب آف ربوہ مورخہ 25/اپریل 2012ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب (درویش قادیان سابق انچارج احمدیہ شفا خانہ قادیان) کی بیٹی تھیں۔ بہت سی خوبیوں کی مالک، نیک، دیانت دار اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت سے عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔اپنی اولاد کو بھی خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی نصیحت فرماتیں ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب آف سعد اللہ پور مورخہ 2/اپریل 2012ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔آپ حضرت حافظ نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی ، حضرت مولوی غوث محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ، حضرت مولوی غلام علی صاحب راجیکی کی بیٹی اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی رفیق حضرت مسیح موعود کی بھتیجی تھیں۔ آپ نے سعد اللہ پور میں صدر لجنہ، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری تعلیم وتربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے گاؤں میں بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار دعا گو، مہمان نواز، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔آپ کی آواز اچھی تھی اور اکثر درثمین کی نظمیں پڑھتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ

مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری امیر احمد صاحب مرحوم آف برما مورخہ 11 فروری 2012ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، صابر وشاکر اور قربانی کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔آپ نے 46 سال کا عرصہ بیوگی نہایت صبر اور شکر سے گزارا اور چھ بچوں کی پرورش کی ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب برمی سٹٹگارٹ جرمنی میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ

مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب مرحوم آف ربوہ مورخہ یکم مارچ 2012ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالرزاق فراز صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

مکرمہ فریدہ عشرت صاحبہ

مکرمہ فریدہ عشرت صاحبہ اہلیہ مکرم ظہیر احمد خالد صاحب آف جرمنی مورخہ 29/اپریل 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کچھ عرصہ سے بعارضہ کینسر بیمار تھیں۔ بیماری کا تمام عرصہ صبر وتحمل سے گزارا۔ بہت نیک ، ملنسار، مہمان نواز اور خدمت کا شوق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔آپ نے اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا کی بھابھی تھیں۔

مکرمہ شامہ مرزا صاحبہ

مکرمہ شامہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا سرفراز احمد صاحب آف لاہور مورخہ 16/اپریل 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کے پڑدادا حضرت مرزا نظام دین صاحب نے اپنے والد حضرت میاں غلام رسول صاحب کے ساتھ 1905ء میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔آپ کے میاں 28 مئی کے سانحہ لاہور میں شدید زخمی ہوئے تھے۔

عزیزم محمد عدنان شاہ صاحب

عزیزم محمد عدنان شاہ ابن مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب آف جرمنی پانچ سال قبل کھانا کھاتے ہوئے سانس کی نالی میں کھانا چلے جانے سے بیمار ہوئے اور طویل عرصہ قومہ میں رہنے کے بعد 24/اپریل 2012ء کو 13 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ والدین کے فرمانبردار، نہایت نیک اور مخلص بچے تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور پانچ بھائی یادگار چھوڑے ہیں آپ کے دو بھائی عزیزم سید سلمان احمد شاہ اور عزیزم سید ابرار احمد شاہ لندن اور جرمنی کے جامعات میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان:047-6215747 فون رہائش:047-6211649

سفوف مغز بنولہ
مادہ کی افزائش کیلئے
سفوف مقوی
بے اولاد مرد حضرات کے sperms کی بڑھوتری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیرئیرڈ یکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

بھارت 19 نئے ایٹمی پلانٹ لگائے گا

بھارتی حکومت نے پانچ برسوں میں ملک میں 19 نئے ایٹمی پلانٹ لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بجلی کی پیداوار بڑھانے کیلئے حرارتی بجلی، آبی بجلی اور شمسی توانائی کے روایتی ذرائع کے استعمال کے ساتھ ساتھ حکومت نے 12ویں پنج سالہ منصوبے میں 19 نئے پلانٹ لگانے کا فیصلہ کیا ہے جسے ملا کر پلانٹوں کی تعداد 46 ہو جائے گی اور ملک میں ایٹمی توانائی پیدا کرنے کی اہلیت دس ہزار میگاواٹ ہو جائے گی۔

بحرمنجمد شمالی: میتھین گیس فضا میں خارج ہونے لگی

لندن کے سائنسی جریدے جیو سائنس میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق بحرمنجمد شمالی سے میتھین گیس فضا میں خارج ہونا شروع ہو گئی ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ میتھین گیس دنیا کے درجہ حرارت میں اضافے یا گوبل وارمنگ میں نمایاں کردار ادا کرسکتی ہے۔ تحقیق میں شامل یونیورسٹی آف لندن کے پروفیسر ایون نیسبٹ کے مطابق دنیا میں بحرمنجمد شمالی تیزی سے گرم ہونے والا خطہ ہے اور میتھین گیس کے اخراج کے ساتھ درجہ حرارت میں اضافہ ہوگا۔

سوچ سے کنٹرول ہونے والے روبوٹک بازو کا کامیاب تجربہ

امریکہ میں سائنس دانوں نے ایک معذور خاتون کو اس قابل بنا دیا کہ وہ سوچ سے کنٹرول ہونے والے روبوٹک بازو کے ذریعے کافی کا کپ ہونٹوں تک لے جا کر پی سکتی ہے۔ اس تجربہ کی کامیابی سے اس امید کو تقویت ملی ہے کہ معذور ہاتھ، پاؤں والے افراد بغیر کسی سہارے اور مدد کے کام کرسکیں گے۔

سالانہ خوراک کا ضیاع

لندن میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق بچوں والا ایک خاندان سالانہ 680 پونڈ کی خوراک ضائع کرتا ہے۔ اس طرح قومی سطح پر 12 ارب پونڈ سالانہ کی خوراک ضائع کی جاتی ہے۔ اوسطاً ایک خاندان ہر ہفتے 13 پونڈ کی خوراک پھینک دیتا ہے۔ ایک گھرانہ اوسطاً خوراک پر 68 پونڈ فی ہفتہ خرچ کرتا ہے۔ 2116 بالغوں کے سروے کے مطابق اوسطاً ہر خاندان سالانہ 270 پونڈ کی خوراک ضائع کرتا ہے۔ اگر خوراک کے اس ضیاع کو روکا جائے تو غریب ممالک کی خوراک کی کمی پر کسی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔

درخواست دعا

مکرم منیر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (ر) ایس ای سابق امیر جماعت ضلع بہاولپور بعارضہ قلب سی سی یو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم میاں ناصر احمد غالب صاحب محلّہ دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار عرصہ تین ماہ سے گردے کی بیماری میں مبتلا ہے۔ بائیں گردے میں 4 پتھریاں ہیں اور انفیکشن بھی ہے۔ خاکسار کو شدید درد کی وجہ سے چلنے میں دشواری ہے۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور خاکسار کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم طارق سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے کان پر چوٹ لگی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میاں ظفر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ علاج بھی کروایا جا رہا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت پہریدار

مکرم ڈاکٹر لئیق احمد انصاری صاحب نائب صدر محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔

محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ کیلئے رات کے اوقات میں ایک مستعد، صحت مند، پہریدار کی ضرورت ہے۔ عمر 40 سے 55 سال کے درمیان ہو۔ تجربہ نیز اسلحہ کے حامل کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنے شناختی کارڈ کی کاپی ایک عدد تازہ تصویر اور اپنے صدر محلّہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست دس یوم کے اندر بھجوا دیں۔

☆......☆......☆

بے خبروں کیلئے خوشخبری
کولر پمپ صرف 18w، ڈبل پریشر کرنٹ سے محفوظ پرانے پمپ کے ساتھ صرف 200 روپے میں دستیاب ہے۔
تاج اینڈ سنز: 03317797210

سکول فرنیچر برائے فروخت
شیشم کی لکڑی کا بہترین پالش کیا ہوا سکول فرنیچر دوسو عدد کرسیاں اور ایک سوڈیسک تیار ہیں خریدنے کے خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
047 6211624, 03336706895

گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

مکان کرایہ کیلئے خالی
ایک مکان دس مرلہ سنگل سٹوری بہترین لوکیشن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کرایہ کیلئے خالی ہے فرنیچر بھی فروخت کیا جائے گا۔ ضرورت مند فوری رابطہ کریں۔
فون نمبر: 0300-4358151

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

سپرے فری
ڈینگی مچھر کا خاتمہ بذریعہ امپورٹڈ کیمیکل
امپورٹڈ کیمیکل کے ساتھ دیمک کا مکمل خاتمہ
کن، لال بیگ، چھپکلی
آبیان ٹرمائیٹ کنٹرول
160-A, Model Town, N-Block, L.D.A Flats Lahore.
042-35203060
0333-4132950
0301-4944973

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

ربوہ میں طلوع وغروب 25 مئی
طلوع فجر 3:36
طلوع آفتاب 5:04
زوال آفتاب 12:05
غروب آفتاب 7:06

روحی ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

جرمن وکیور یٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

FR-10